چھ سو سالہ عرس حضرت خواجہ بندہ نواز علیہ الرحمہ کے موقع پر خصوصی پیشکش

مسلک بندہ نواز

مؤلف

مفتی محمد رئیس اختر القادری

ناشر: رضا اسلامک ریسرچ سینٹر ممبئی (انڈیا)

امام احمد رضا چیریٹیبل اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

- اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دس نکاتی اشاعت سنیت وفروغ اہلسنت کے پیغام کا علمبردار۔
- موجودہ پرآشوب دور میں علوم دنیوی کے دلدادہ لوگوں میں دینی ومذہبی رجحان پیدا کرنا۔
- کالجوں اور یونیورسٹیوں میں امام احمد رضا کے افکار ونظریات پہچانا۔
- اسکے لئے اعلیٰ سطح پر سمینار سمپوزیم ودیگر ذرائع ابلاغ کا استعمال کرنا۔
- اعلیٰ دینی علوم کے حامل افراد کیلئے ٹیکنیکل کمپوٹرس ودیگر ومسائل کی فراہمی جو روزگار کے مسائل حل کرنے میں معاون ہوں۔

ٹرسٹ کا تعاون

اہلسنت کے فروغ واشاعت سنیت میں معاون ہوگا۔ لہذا اہل خیر حضرات ٹرسٹ کے عزائم کو مدنظر رکھتے ہوئے دست تعاون دراز فرمائیں۔ عنداللہ ماجور ہوں۔

مفتی محمد رئیس اختر القادری

چیرمین امام احمد رضا چیریٹبل اینڈ ایجوکشینل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مرکزی دفتر راجیو گاندھی نگر دھاراوی ڈیپو روڈ دھاراوی ممبئی ۱۷

برانچ آفس بندہ نواز کالونی گلبرگہ شریف کرناٹک۔

RAZA OFFSET BOMBAY-3 TEL.: 2345 6313

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آقائے دکن مولائے جنوب

حضرت سیدنا خواجہ بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہ کے

افکار و نظریات

مسلک بندہ نواز

مؤلف

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد رئیس اختر القادری، بارہ بنکوی

ناشر

رضا اسلامک ریسرچ سینٹر

دھاراوی ڈیپو روڈ، مقابل او این جی سی بلڈنگ،

راجیو گاندھی نگر، دھاراوی ممبئی۔ 017 400

سلسلہ اشاعت نمبر ۱

نام کتاب: مسلک بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ

تالیف: مفتی محمد رئیس اختر القادری بارہ بنکوی

ناشر: رضا اسلامک ریسرچ سینٹر ممبئی

باہتمام: امام احمد رضا چیریٹیبل اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
برانچ آفس بندہ نواز کالونی گلبرگہ شریف

تعداد: ۲۰۰۰ (دوہزار)

قیمت: ۱۰ (۱۰ روپے)

مطبع: رضا آفسیٹ، ممبئی

کمپوزنگ: محمد آصف، روزنامہ ہندستان، ممبئی (9892745922)

ملنے کے پتے

(۱) مرکزی دفتر دھاراوی مین روڈ راجیو گاندھی نگر دھاراوی ممبئی

(۲) رضا اکیڈمی ۲۶ رکامبیکر اسٹریٹ ممبئی

(۳) ثانیہ جنرل اسٹور، مدینہ نگر کٹی واڑی دھاراوی ممبئی

(۴) مکتبہ رفاہ عام، درگاہ خوجہ بندہ نواز گلبرگہ شریف

(۵) حافظ صلاح الدین رضوی، بندہ نواز کالونی، گلبرگہ شریف

(۶) محمد ساجد رضوی، یداللہ کالونی، گلبرگہ شریف

فہرست

سبب تالیف

اس دور پرفتن میں جبکہ طرح طرح کے فاسد عقائد کے حامل جبہ و دستار میں ملبوس گندم نما جوفروش گلی گلی ڈگر ڈگر گھوم پھر کر خوش عقیدہ مسلمانوں کی متاع حیات عشق نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اپنے اسلاف و بزرگان دین سے عقیدت و محبت کو نکال ڈالنے کے درپے ہیں۔ ادھر فسطائیت اور وہابیت و نجدیت کے ٹھیکیداروں نے پٹرول و ڈالر کے دہانے اس طرح کھول رکھے ہیں کہ خوش عقیدگی خش و خاشاک کی طرح گویا بہادی جائے گی۔ لیکن بفرمان خداوندی۔

وَاللّٰهُ یتمُ نورہ لوکرہ المشرکُون

نور خدا ہے کفر کی حرکت پر خندہ زن

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

ایسے پرآشوب حالات میں مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے اسلاف کے بتائے ہوئے راستے پر سختی سے قائم رہیں یہی حقیقی صراط مستقیم ہے۔ زیر نظر کتابچہ حضرت سیدنا قطب الاقطاب خواجہ سید محمد بندہ نواز گیسو دراز بلند پرواز قدس سرہ کے عقائد و افکار اور معمولات پر مشتمل ہے۔ سنّی مسلمان دیکھیں کہ وہ تمام عقائد و مراسم جو آج ہم اہل سنت میں جاری ہیں، کوئی نئے نہیں بلکہ ہزار برس سے اس کی سندیں دستیاب ہیں اور علماء اور مشائخ کے معمولات سے ہیں۔ پھر خود شیخ الاسلام آقائے جنوب قطب الاقطاب سیدنا خواجہ بندہ نواز مخدوم ابوالفتح صدر

الدین سید محمد محمد الحسینی گیسودراز قدس سرہ نویں صدی ہجری کے ایک زبردست عارف باللہ علوم ظاہری و باطنی کے جید عالم اور اہل سنت کے عظیم پیشوا ہیں۔ آپ کی حیات طیبہ آٹھویں اور نویں صدی ہجری کا ایک ایسا روشن باب ہے، جس سے دینی علمی، ثقافتی، سیاسی اور لسانی ہر میدان کی راہ متعین ہے اور گم گشتہ راہوں کے لئے ایک سنگ میل ہے۔

خصوصاً آج کا گمراہ بد مذہب فرقہ غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث جس عیاری و مکاری سے قرآن و حدیث کی آڑ لے کر ہمارے بھولے بھالے نوجوان طبقے کو گمراہ کرنے پر کمربستہ ہے وہ قابل تشویش ہے۔۔۔ نوجوانوں کو چاہئے کہ قرآن مقدس کا فرمان پیش نظر رکھیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ۔ سچوں کے ساتھ رہو۔ اور بلاشبہ حضور بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ صرف سچے نہیں بلکہ لاکھوں سچے علماء و مشائخ کے سردار ہیں۔

لہذا اگر کوئی انسان نما شیطان تمہیں گمراہ کرنا چاہے تو اس سے صرف یہ پوچھو کہ تمہارے نزدیک بندہ نواز سچے ہیں یا جھوٹے۔ اگر سچا کہے تو کہنا بس ہمارے لئے ان کی تعلیمات ان کے معمولات کافی ہیں، قرآن ان کے ساتھ رہنے کا حکم دیتا ہے۔

اور اگر جھوٹا قرار دے (معاذ اللہ) تو کہنا جو ہمارے اکابر کو جھٹلائے وہ ہمارے نزدیک مردود اور ملعون ہے قابل اعتبار نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مکر و فریب سے بچائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ (یعنی اے مسلمانو دعا کرتے رہو کہ اے اللہ) ہمیں سیدھا راستہ چلا راستہ ان کا جن پر تیرا انعام ہوا ہے۔

اور بلاریب سرکار بندہ نواز قدس سرہ، ان محبوب ترین ہستیوں میں سے ہیں جن کو خداوند قدوس جل وعلیٰ نے خوب خوب انعامات سے سرفراز فرمایا ہے۔ انہیں درجۂ ولایت و منصب کرامت عطا فرمایا اور گم گشتہ راہ رو کے لئے مرشد و ہادی بنایا دعا ہے مولا عزوجل مسلمانوں کو نت نئے فتنوں کے شر سے اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔ بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔ آمین

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

العارض:

محمد رئیس اختر القادری

چیئرمین امام احمد رضا چیریٹیبل اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
دھاراوی۔ ممبئی

QASID KITAB GHAR
Mohammad Hanif Razvi Nagarchi
Near Jamia Masjid, Arcot Dargah,
BIJAPUR-586104, (Karnataka)

میرا مسلک

حضرت سیدنا خواجہ بندہ نواز گیسودراز قدس سرہ نے مولانا رکن الدین ابوالفتح بن علاؤ الدین گوالیری رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت عطا فرمائی اور خلافت نامہ میں تحریر فرمایا۔

ایھا الولد الذی ولد من سری رکن الدین ابو الفتح بن علاؤ الکو الیری ان تسلك مسلکی و تضرب مضربی ولا تختلف علی اهل الدنیا و اربابها واحبا بها ولا تخطر ببالك غیر الرب تعالی فانت خلیفتی ۔ الخ

(سیر محمدی ، ص: ۱۵۷)

ترجمہ: اے میرے فرزند باطنی رکن الدین ابوالفتح بن علاؤ گوالیری اگر تو میرے مسلک اور راہ پر چلے گا اور اہل دنیا کے پاس آیا جایا نہ کرے گا اور تیرے دل میں غیر اللہ کا خطرہ نہ گذرے گا تو تو میرا خلیفہ۔ الخ

نوٹ: میرا مسلک، میرا مذہب یہ عرف عام میں مشہور و معروف ہے۔ جس سے مُراد کہنے والے کا اختیار کردہ راستہ ہوتا ہے کوئی کم عقل یا معاند ہی اس سے یہ حکم لگا سکتا ہے کہ بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کا کیا کوئی پانچواں مسلک تھا؟

مشائخ چشت امام اعظم کے مسلک پر ہیں

حضور بندہ نواز بلند پرواز قدس سرہ، کے فرزند اکبر سید محمد اکبر حسینی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف لطیف کتاب العقائد، میں تحریر فرماتے ہیں خیال

رہے یہ کتاب سرکار بندہ نواز کی مصدقہ ہے کہ

"مشائخ چشت امام اعظم کے مسلک پر ہیں۔ سہروردی اور ملتان کے مشائخ نے امام شافعی کا مسلک اختیار کیا ہے"۔

(کتاب العقائد۔ ص:۱۵۶)

اہل سنت والجماعت حق پر ہیں

حضرت سیدنا بندہ نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

"حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں دین کے مسائل میں اختلاف اور مسلمانوں کا گناہ کی طرف میلان بالکل نہ تھا۔ یہ سب امام حسن بصری نے امیر المؤمنین حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لکھا۔ انتم اهل بیت رسول الله مثلکم مثل سفینة نوح من رکبها نجاومن تخلف عنها غرق وتردی ۔یعنی آپ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت ہیں۔ آپ کی مثال سفینہ نوح جیسی ہے جو اس پر سوار ہو گیا اس نے نجات پائی اور جس نے اس سے فرار اختیار کیا اور سرکشی کی وہ غرق ہوا اور جس نے آپ لوگوں سے محبت کی گناہوں اور گمراہی کے دلدل میں ڈوبنے سے بچا اور جس نے آپ سے مخالفت اور دشمنی کی وہ غرق اور ہلاک ہوا۔ اس لئے آپ اس بارے میں اپنے خیالات سے مستفید فرمائیں۔ کہ حق کیا ہے۔ تاکہ لوگ اس پر عمل پیرا ہوں اور اس کے علاوہ سب کو باطل سمجھیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا جو مذہب اہل سنت والجماعت کا ہے وہی صحیح ہے۔

(جوامع الکلم ص ۲۱۱ مطبوعہ ادبی دنیا، دہلی)

نوٹ:۔حضور بندہ نواز کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ آج کل جو نئے نئے فرقے اہل سنت والجماعت کے خلاف نکل گئے ہیں۔مثلاً قادیانی، وہابی، دیوبندی، تبلیغی، جماعت اسلامی، غیر مقلدین (اہل حدیث) اہل قرآن یہ سب کے سب باطل وگمراہ فرقے ہیں۔ان سے بچنا فرض ہے۔

ردّ غیر مقلدین (اہل حدیث):

اللہ عزوجل صورت سے پاک ہے

کتاب العقائد مصدقہ حضرت بندہ نواز قدس سرہ میں ہے۔

''خدا تعالیٰ صورت سے پاک ہے تمام صورتیں خدا ہی کی پیدا کردہ ہیں۔صورت کا قبول کرنا مخلوق کی صفت ہے۔فرقۂ کرّامیہ کے بعض جاہل لوگ خدا کو آدم کی صورت پر کہتے ہیں اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ''خلق آدم علی صورۃ الرحمٰن'' یعنی آدم کو صورت رحمان پر پیدا کیا۔حدیث متشابہات میں سے ہے اور ایک بھید ہے خدا اور اس کے پیغمبر کے درمیان جس کو دنیا میں سوائے آپ کے کوئی نہیں جانتا۔البتہ آخرت میں یہ بھید سب پر کھل جائے گا''۔

(کتاب العقائد،ص:۲۷)

لیکن اس کے برخلاف غیر مقلدین اہل حدیث کے پیشوا نواب وحید الزماں حیدرآبادی فرماتے ہیں۔ولہ صورۃ ھی احسن الصورۃ ویقدران یتجلی فی ایّ صورۃ شاء۔(نزل الابرار،ج:۱،ص:۳،ہدیۃ المہدی،ج:۱،ص:۷)

ترجمہ: خدا کے لئے شکل وصورت ہے تمام صورتوں میں سب سے

اچھی اور وہ قادر ہے جس شکل وصورت میں چاہے تجلی فرما سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہے

''مکان خدا ہی کا بنایا ہوا ہے۔کوئی جگہ ایسی نہیں تھی جہاں میرا خدا نہ تھا اور کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں میرا خدا نہیں ہے۔یہ ہونا علم اور قدرت سے ہے نہ کہ مکانیت اور صحت کے ساتھ''۔ (ص۲۵،فصل اوّل)

جبکہ غیر مقلدین کے مستند عالم نواب وحید الزماں رقمطراز ہیں۔

ومکانہ العرش وقول المتکلمین انہ لیس فی جھۃ ولا مکان باطل بالشرع والعقل اذ کل موجود ینبغی مکانا.

(ہدیۃ المہدی،ج:۱،ص:۹،نزل الابرار،ج:۱،ص:۳،)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے رہنے کی جگہ اس کا عرش ہے۔متکلمین کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کسی جہت اور مکان میں نہیں ہے از روئے شرع عقل باطل ہے۔کیونکہ ہر موجود مکان چاہتا ہے۔مزید لکھتے ہیں۔

"فینزل ربنا تبارک و تعالیٰ کل لیلۃ الی السماء الدنیا ثم یصعد الیٰ عرشہ وکرسیّہ" (ہدیۃ المہدی،ص:۱۰)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی طرف اترتے ہیں، پھر اپنے عرش وکرسی کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔سبحان اللہ تعالیٰ عما یصفون۔

عقیدہ خاتم النبین

کتاب العقائد میں ہے

''البتہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو خیر الانبیاء اور افضل الاولین والآخرین ہیں کی بعثت کے بعد نبوت ختم ہوگئی۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ (کتاب العقائد،ص:۸۸)

خیال رہے یہ اہل سنت و الجماعت کا بنیادی عقیدہ ہے اس کے برخلاف قادیانی اور دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی آسکتا ہے۔ چنانچہ دیوبندی فرقہ کے قاسم العلوم والخیرات مولانا قاسم نانوتوی اپنی رسوائے زمانہ کتاب ''تخذیر النّاس'' میں لکھتے ہیں۔

''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری ہیں''۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں''۔ (تخذیر الناس،ص:۴،مطبوعہ،مکتبہ تھانوی، دیوبند)، گویا ان دیوبندیوں نے اہل سنت خصوصاً بندہ نواز کے اس عقیدۂ خاتم کو عوام کا خیال قرار دیا۔اور دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

''اگر بالفرض بعد زمانے نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہوا تو پھر بھی خاتمیت محمدی صلعم میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ چہ جائیکہ آپ کے معاصر اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے''۔

(تخذیر الناس،ص:۴۰)

حضرت بندہ نواز رحمتہ اللہ تعالیٰ اپنے خلفائے کرام کو خلافت دیتے وقت تحریر فرماتے ہیں۔

"اما بعد فایها العباد لیس الطریق الیه الا ابتغاء الوسیلة".

(سیر محمدی،ص:۱۷۲)

ترجمہ: یعنی بعد حمد وصلواۃ کے معلوم ہو کہ اللہ عزوجل کی طرف بغیر وسیلہ کے کوئی راستہ نہیں۔

شیخ علاؤالدین گوالیری رحمتہ اللہ علیہ کو خلافت عطا فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"اما بعد فقد جرت سنته الله سبحانه ان لاطريق لاحدولاسبيل لو احد ان يقف بين يديه الا بابتغاء الوسيله وجعل الامام بضامين عليه نصب الوصي وجعل الامام نصبا بين علمه نصب الوصي اماما لسا دات القوم حتى بقيت تلك الطريق الىٰ اليوم" (سیر محمد،ص:۱۷۲)

ترجمہ: حمد وصلوٰۃ کے بعد معلوم ہو کہ اللہ سبحانہ کی سنت یوں جاری ہے کہ نہ تو کسی شخص کو اس کی بارگاہ تک پہنچنے کا بطور خود کوئی راستہ ملتا ہے اور نہ اس کی پیش گاہ میں اس وقت تک رسائی ہو سکتی ہے جب تک وہ اپنے لئے کوئی وسیلہ نہ تلاش کر لے اور کسی امام کو خدائے عزوجل کے علم کے سامنے اس طرح نہ کھڑا کرے۔ جس طرح وصی کو سادات قوم کے سامنے کھڑا کیا کرتے ہیں اور یہ طریقہ آج تک باقی ہے۔

نوٹ: خیال رہے کہ آج کے باطل فرقے کے گمراہ مثلاً دیوبندی، تبلیغی، وہابی، غیر مقلدین خصوصاً اہلحدیث وسیلہ کو شرک قرار دیتے ہیں۔اور یہ بدعقیدگی آج کی پیداوار ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام کو فنا نہیں

کتاب العقائد مصدقہ حضور سیدنا بندہ نواز میں ہے

''انبیاء کے اجسام زمین پر حرام ہیں۔ ہرگز فنا نہیں ہوتے۔ جوں کے توں رہتے ہیں۔اور بعض اولیاء کے جسم بھی شکستہ نہیں ہوتے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔ ان الله حرم على الارض لحوم الانبياء۔ یعنی اللہ نے انبیاء کے جسموں کو زمین پر حرام فرمایا ہے۔ (کتاب العقائد،ص:۱۷۸)

نوٹ: لیکن آج کے ظالم بدمذہب وہابی ، دیوبندی ، غیر مقلدین اہلحدیث کا عقیدہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے ہیں۔ (حوالہ میں دیکھئے،تقویۃ الایمان،مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی،ص:۴۵،مطبوعہ دارالکتاب،دیوبند)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امت کے احوال سے باخبر ہیں

حضرت سیدنا مخدوم بندہ نواز رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''علی کرم اللہ وجہہ کہیں جارہے تھے۔آپ کے نعلین کے بند سے ایک چیونٹی زخمی ہوگئی وہ اسے دیکھ کر دیر تک کھڑے افسوس کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ چیونٹی اپنے سوراخ میں چلی گئی۔اسی رات کو انہوں نے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا وہ فرمارہے ہیں کہ اے علی! کل تم سے کیا غلطی تھی جو اللہ تعالیٰ اور تمام رشتے تم سے ناراض تھے۔حضرت علی نے عرض کیا میں نے کیا کیا مجھے نہیں معلوم۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے نعلین کے بند سے ایک چیونٹی کا پیر زخمی ہوگیا تھا اور وہ چیونٹی اللہ کے صدیقوں میں سے تھی کیونکہ جب سے اللہ نے اسے پیدا کیا ہے اس کی زبان ذکر الٰہی سے کبھی نہیں رکی سوائے اس ایک لمحہ کے جب کہ اس کا پیر زخمی ہوا۔حضرت علی نے پوچھا'' یا رسول اللہ! میرا حال کیا ہوگا''۔

''محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی! ہوتا بہت برا لیکن اس چیونٹی نے تمہاری سفارش کی اور کہا خداوند! تو نے اعمال کا دارومدار نیت اور قصد پر رکھا ہے اور علی کا ایسا ذرا ارادہ نہ تھا۔انکی نیت ضرر پہنچانے کی ہرگز نہ تھی تو بہتر جانتا ہے، اے اللہ ان کے عذر کو قبول فرما''۔ (جوامع الکلم،ص:۱۷۳)

لیکن اس کے برخلاف وہابیوں ، دیوبندیوں اور خصوصاً غیر مقلدین

نام نہاد اہل حدیث کا عقیدہ ہے کہ ''جو کچھ کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سو اس کی حقیقت کسی کو نہیں معلوم نہ نبی کو نہ ولی کو اپنا حال نہ دوسرے کا''۔ (تقویۃ الایمان،ص:۲۵)

ایصال ثواب کا نفع

کتاب العقائد میں ہے

شرع شریف میں ہے کہ

" تستحب ان یتصدق علی المیت بعده الی سبعة ایام"

ترجمہ: میت کی طرف سے سات دن کا صدقہ کرنا مستحب ہے۔تجنیس میں ہے کہ اگر نماز پڑھے۔روزہ رکھے یا غلام آزاد کرے یا اس کے علاوہ قرب حق کا کوئی فعل بھی کرے تو اس کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ ''کبریٰ'' میں لکھا ہے کہ اگر میت کی طرف سے صدقہ کیا جائے یا اس کے حق میں دعا کیا جائے تو حق تعالیٰ اس کے نور کو طبق میں رکھتا ہے۔

(کتاب العقائد،ص:۱۵۶)

اولیاء مرتے نہیں

''حضرت سیدنا مخدوم بندہ نواز قدس سرہ اپنے والد ماجد کی روایت سے بیان فرماتے ہیں کہ

خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک مرید اپنے شیخ کی دی ہوئی ٹوپی دریائے نربدہ میں دھو رہا تھا کہ وہ ڈوب گئی وہ اسی جگہ بیٹھ گیا کہ میں تو یہیں مروں گا نہ کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا۔جب تک شیخ میری وہ ٹوپی

مجھ کو نہ دیں گے۔ وہاں بیٹھے بیٹھے اس کو نیند آ گئی۔ یکا یک اس نے دیکھا کہ شیخ خود تشریف لائے اور انہوں نے وہی ٹوپی اس کے ہاتھ میں دیدیا اس کی آنکھ کھل گئی تو وہ غائب تھے۔ لیکن اس کی ٹوپی اس کے ساتھ میں موجود تھی۔ حاضرین میں کسی نے پوچھا یعنی کیا حضرت خواجہ خود تشریف لے آئے تھے؟ حضرت بندہ نواز نے فرمایا کہ ''بزرگان دین مرتے کب ہیں تو صرف ہم لوگوں کی نظر سے چھپ جاتے ہیں۔ اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔'' (جوامع الکلم، ص:۲۳۹)

بزرگوں سے امداد مانگنا

حضرت سیدنا مخدوم بندہ نواز گیسودراز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

''آج کل جنگل، بیابان، اور صحراء میں لوگ پریشانی کے عالم میں الیاس علیہ السلام سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ اور وہ رہبری کرتے ہیں''۔
(جوامع الکلم، ص:۱۸۳)

نوٹ: چنانچہ حدیث میں بھی آیا ہے کہ۔ ''جب کسی شخص کا جانور صحراء یا جنگل میں چھوٹ جائے یا گم ہوجائے اور ملنے کی امید نہ ہو بلند آواز سے پکارے۔ یا عباداللّٰه اعینونی یا عباد الله اِحبسوه۔ یعنی اے اللہ کے بندوں میری مدد کرو اے اللہ کے بندوں میرے جانور کو روک دو۔ فرمایا اللہ کے کچھ بندے (جو رجال الغیب سے ہیں وہ ہوا میں پرواز کرتے رہتے ہیں)۔ اسے روک دیں گے''۔

محدثین کرام اور ائمہ سلف نے فرمایا یہ عمل آزمودہ ہے اور صحرائے عرب میں معمول بہ ہے۔ خصوصاً مسافروں کو اس کی سخت ضرورت پیش آتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قبروں پر عمارت بنانا جائز ہے

کتاب العقائد مصدقہ حضرت بندہ نواز گیسودراز میں ہے۔

''قبر پر گچ لگانا، استرکاری کرنا یا عمارت بنانا مکروہ نہیں ہے۔ جامع الفتاویٰ میں ہے کہ ابوالقاسم سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے اپنی لڑکی کو پچاس درہم دے کر کہا جب میں مرجاؤں گا تو اس میں سے پانچ درہم اپنے لئے رکھ لے اور پانچ درہم سے میری قبر پر عمارت بنا اور گچ لگا۔ باقی چالیس درہم گیہوں خرید۔ ابو القاسم نے جواب دیا کہ وارث کو جائز نہیں کہ وصیت کو ٹالے۔ نیز قبر کو گچ لگانا بشرطیکہ وہ ازراہ زینت، فخر اور تکبر نہ ہو جائز ہے۔ **تجنیس** اور **مزید** میں لکھا ہے کہ قبور کو گارا لگانے میں کوئی حرج اور کراہیت نہیں قول مختار یہی ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔'' (کتاب العقائد۔ ص:۱۶۷)

کچھ آگے چند سطروں کے بعد فرماتے ہیں۔

''اس زمانے میں بزرگوں نے مزارات پر جو جماعت خانہ اور پرتکلف عمارت بنانا شروع کیا ہے وہ مستحب اور مستحسن ہے کیونکہ روضۂ اطہر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور حضرت علی، حضرت حسین، حضرت حمزہ، امام رضا (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم) اور دیگر مشائخ، علماء وفقہا ومفسرین کی قبروں کو آراستہ کیا گیا ہے اور تابعین صحابہ اور علماء میں سے یا ان کے بعد کے لوگوں میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا ہے۔ ان عمارات کے بنانے میں اگر یہ نیت ہو کہ کوئی فقیر آرام لے یا سکون سے رات گذارے یا کوئی شخص کچھ وقت وہاں اطمینان سے بیٹھ کر کسی کتاب کا مطالعہ کرے اور اپنی روح و جان کو تازہ کرے یا فراغت سے نماز پڑھے یا قرآن مجید کی کتابت

یا تلاوت کرے یا ذاکر یں یکسوئی میسر آئے یا کسی مریض بے خانماں کے دل کو چین ملے تو اس سے بے حساب ثواب کی امید ہے لہذا اس سے منع کرنا جہالت، کم مائیگی اور فضول بات ہے''۔ (کتاب العقائد ص:۱۶۸)

قبروں پر چادر، پھول ڈالنا

مخدوم دکن حضرت سیدنا بندہ نواز قدس سرہ فرماتے ہیں۔

''ارواح میں سونگھنے کا احساس باقی رہتا ہے۔ قبر پر پھول اور لوبان وعود جلانے سے ارواح کو خوشی ہوتی ہے اور اس خوشبو سے وہ بہرہ مند ہوتی ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ۔ تنشام الارواح منها يتنشام الخيل ۔ روحیں خوشبو سے اسی طرح بہرہ مند ہوتی ہیں۔ جس طرح گھوڑی سونگھ کر اپنے بچھڑے کو پہچان لیتی ہے اور خوش ہوتی ہے''۔

(جوامع الکلم ص:۱۹۴)

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

''شیخ الاسلام برہان چشتیاں شیخ قطب برہان الدین اوشی رحمتہ اللہ علیہ کی درگاہ جیسی باعظمت اور پُر جلال زیارت گاہیں کم دیکھنے میں آتی ہیں۔ وہ خطیرہ کسی وقت بھی آدمیوں سے خالی نہیں رہتا۔ کئی سال تک میں کوشش کرتا رہا کہ سب سے پہلے میں زیارت کروں۔ اس کے لئے خطیرہ کے جوار میں ہم نے رات بسر کی پچھلے پہر کو میں وہاں زیارت کے لئے پہنچا تو اس وقت بھی کوئی شخص تازہ پھول تُربت پر ڈال گیا تھا''۔

(جوامع الکلم ص:۲۵۹)

نوٹ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ قدیم سے مسلمانوں کا اس پر عمل ہے۔ اس فعل کو بدعت حرام کہنے والا یقیناً نیا اور گمراہ فرقہ ہے''۔

کتاب العقائد مصدقہ حضرت بندہ نواز قدس سرہ میں ہے۔

''(مؤمنین کی ارواح) شیطان کی طرح محبوس نہیں ہوتے اور ان کا مرتبہ عنداللہ اور عندالناس دونوں جہاں میں معظم ومکرم ہوتا ہے۔ جس طریقہ سے دنیاوی زندگی میں ان کی تعظیم اور عزت کی جاتی تھی اگر اسی طرح مرنے کے بعد بھی کی جائے تو باعث خوشی ومسرت ہوتا ہے۔ ان کے پاس ادب سے بیٹھنا، ان کی قبروں پر مہین کپڑا ڈالنا (چادر غلاف) گل افشانی کرنا (یعنی پھول ڈالنا، مدفن کو جھاڑو دینا، اس پر عمارت بنایا۔ ان سب باتوں سے روح محظوظ ہوتی ہے''۔

(کتاب العقائد ص:۱۶۲)

جبکہ وہابی، دیوبندی، تبلیغی اور ندوی فرقے کی مستند کتاب ''تقویۃ الایمان'' جو آج ندوہ کے کورس میں پڑھائی جاتی ہے جسے ابوالحسن علی ندوی نے عربی میں ترجمہ کیا ہے اور مزید حواشی تحریر کئے ہیں۔ لکھا ہے کہ مذکورہ ساری باتوں سے شرک ثابت ہوجاتا ہے۔ معاذ اللہ! تفصیل کے لئے دیکھئے تقویۃ الایمان۔ (مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی)

عرس بزرگاں

کتاب العقائد حضور سیدی بندہ نواز قدس سرہ میں ہے۔

''از روئے نعت عرس طعام عروسی کو کہتے ہیں۔ اور یہ اس دن ہوتا ہے جس دن کہ دلہن شوہر کے گھر لائی جاتی ہیں۔ یہاں عرس سے مراد وہ دن جس دن کہ دلہن شوہر کے گھر لائی جاتی ہے۔ یہاں عرس سے مراد وہ دن جس دن کہ فلاں شخص کی پاکیزہ روح حضرت حق میں ناز ونعمت اور تعظیم وتکریم کے ساتھ

لے جائی گئی تھی۔ اس کی مماثلت دلہن اوّل، شوہر کے پاس لے جانے کی طرح
ہے۔ عروس کا لفظ حدیث میں بھی آیا ہے۔ قبر میں جب مومن بندہ سے سوال ہوتا
ہے اور وہ ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں نم کنومة العروس
یعنی سو جا دلہن کے سونے کی طرح کہ تخت پر ناز و نعمت کے ساتھ سوتی ہے۔
مشائخین اور صالحین نے عرس کا لفظ یہیں سے اخذ کیا ہے۔

''عرس نقل مقام کرنے کا پہلا دن ہوتا ہے۔ میت اپنے متعلقین
دوستوں اور عزیزوں کی طرف سے منتظر فاتحہ رہتی ہے۔ اس دن عالم ارواح میں
اس کی مزید تشریف و تکریم ہوتی ہے۔ پسماندگان اگر اس پر فاتحہ خوانی کرتے ہیں
یا طعام پکاتے یا گل افشانی کرتے ہیں تو اپنے ہم جنس ارواح پر فخر کرتی ہے اور
شادماں و مسرور رہتی ہے۔ جو طعام کہ دنیا میں فقرا اور مساکین اقرباء اور کنبہ والوں
کو کھلایا گیا ہے اور اس سے ان کی بھوک اور تشنگی دور ہو کر آسودہ ہوتے ہیں۔ نیز
(طعام و بخور وغیرہ کی) خوشبو جو کہ مسلمانوں کے شام تک پہنچتی ہے اس سے میت
کو ثواب، بھلائی اور توقیر حاصل ہوتی ہے''۔ (کتاب العقائد، ص: ۱۵۷ تا ۱۵۸)

حضرت مخدوم بندہ نواز بلند پرواز کے ملفوظات میں ہے۔ ''۲۲ ربیع
الثانی کو حضرت شیخ الاسلام خواجہ نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ کا عرس تھا۔ لوگوں کا
ہجوم حضرت مخدوم بندہ نواز کی خدمت میں حاضر تھا''۔ (جوامع الکلم، ص: ۵۸۶)

تبصرۃ الخوارق میں ہے

''خواجہ نصیر الملۃ والدین کا وصال ۱۸؍رمضان المبارک ۷۵۷ ہجری
کو ہوا لیکن حضرت بندگی مخدوم (بندہ نواز گیسودراز قدس سرہ) ان کا عرس ۱۷ر کو
کیا کرتے۔ (تبصرۃ الخوارق/۱۷)

عرس اور خواجہ بندہ نواز

سیر محمدی میں ہے کہ سرکار بندہ نواز قدس سرہ

''بزرگوں کا عرس بلا ناغہ کرتے تھے اس حساب سے کہ بارہویں ربیع
الاول کو حضرت بادشاہ صوفیاں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔ جن میں
کھانا اور سماع ہوا کرتا تھا اسی مہینہ کی چودھویں کو عرس بندگی شیخ المشائخ قطب
الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جس میں کھانا اور سماع نہ ہوتا۔ اسی مہینے کی اٹھارہ کو
عرس اپنے چھوٹے بھائی جن کا اسم گرامی سید احمد رحمتہ اللہ علیہ تھا ان کا عرس
کرتے یہ لڑکپن ہی میں وصال کر گئے تھے۔ ہر قسم کا کھانا اور جس میوہ کی فصل
ہوتی تھی وہ سب میوے منگاتے تھے۔ ربیع الثانی کے مہینہ کی بارہویں کو بڑے
مخدوم زادے حضرت سید محمد اکبر رضی اللہ عنہ کا عرس کرتے ہیں اس میں سماع اور
کھانا ہوتا۔ اسی مہینے کی اٹھارویں کو عرس حضرت شیخ نظام الدین کا کرتے اس
میں کھانا اور سماع ہوتا۔ اسی میہنہ کے آخر میں جمادی الاولیٰ طرف سید چندن کا
عرس کیا کرتے رجب کی تیسری کو حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس کیا
کرتے تھے۔ چوتھی رجب کو بی بی فاطمہ ثانی عرف ستی بی بی جو اپنی بڑی لڑکی کا
عرس کیا کرتے تھے۔ اسی ماہ کی چوتھی کو حضرت امیر المؤمنین سیدنا امام حسن علیہ
السلام کا عرس فرمایا کرتے تھے اور اسی مہینے کی چھٹی کو حضرت خواجہ معین الدین
حسن سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس کیا کرتے تھے اور اٹھارویں رمضان
المبارک کو بندگی شیخ نصیر الدین کا عرس کیا کرتے تھے اس میں سماع ہوتا اور بہت
خرچ کرتے تھے، ارشاد فرماتے تھے کہ حضرت کا وصال اٹھارویں تاریخ کو شب

کو ہوا ہے جب لوگ عرس اٹھارویں کے روز کیا کرتے ہیں تو وہ کھانا انیسویں کی رات کو کھلاتے ہیں۔ انیسویں کی شب کو نہ صرف حضرت کا وصال ہے اور نہ آپ دفن ہی ہوئے ہیں اور جو لوگ سترہویں کو عرس کرتے ہیں تو کھانا اٹھارویں کی رات کو کھلاتے ہیں اسی شب میں حضرت کا وصال ہوا۔ بس یہی بہتر واولیٰ ہے۔ اسی رمضان کے مہینے کی انیسویں کو عرس خواجہ ولایت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کا کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ خلق خدا میں مشہور ہے آپ کا وصال انیسویں کو ہوا۔ اسی مہینے میں ستائسویں کی رات کو عرس حضرت خاتون جنت حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا علیہا السلام کا کیا کرتے تھے شوال کی پانچویں کو عرس اپنے والد ماجد سید راجا کا کیا کرتے تھے اور ذی قعدہ کی تیرہویں کو عرس اپنی والدہ ماجدہ بی بی رانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کیا کرتے تھے۔ اس میں کھانا ہوا کرتا تھا۔ پانچویں محرم کو عرس حضرت شیخ فرید الدین مسعود اجودہنی قدس سرہ کا کیا کرتے تھے اس میں سماع اور کھانا دونوں ہوا کرتا تھا اور گیارہویں محرم کو سید الشہداء امیر المؤمنین امام حسین کا عرس کرتے تھے۔ (سیر محمدی، ۱۰۱، تا ۱۰۳)

فاتحہ خوانی کے فوائد

کتاب العقائد مصدقہ حضور سیدنا بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہ میں فاتحہ خوانی کے فوائد گناتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

''اگر میت مبتلائے عذاب ہوتی ہے تو کھانے کی خوشبو، پانی، فاتحہ اور دعا سے اس کے عذاب میں تخفیف کردی جاتی ہے یا پھر کلی طور سے مغفرت کر کے جنت میں بھیج دی جاتی ہے''۔ (کتاب العقائد، ص: ۱۵۸)

نیز ایک دوسرے مقام پر فرمایا کہ

''حدیث میں ہے کہ روح ہر شب جمعہ کو اپنے متعلقین، اولاد کے گھر آتی ہے اور آخری شب تک رہتی ہے۔ اگر کوئی اس کو فاتحہ، پھول، یا طعام یا شیرنی سے یاد کرتا ہے تو وہ دعا کرتے ہوئے شاداں وفرحاں واپس ہوتی ہے اور اگر ایسا نہیں ہوتا تو ناراضگی اور خفگی کے ساتھ جاتی ہے۔

(کتاب العقائد۔ص: ۱۶۰)

فاتحہ سیوم کا ثبوت

فاتحہ سیوم کا رواج زمانہ قدیم سے چلا آتا ہے یعنی کسی کی وفات کے تیسرے دن لوگ جمع ہوتے ہیں اور قرآن خوانی وغیرہ کر کے طعام وشیرنی وغیرہ حاضرین پر تقسیم کرتے ہیں۔ (جوامع الکلم) میں ہے۔

''حضرت مخدوم بندہ نواز قدس سرہ نے فرمایا کہ علاؤ الدین چرم پوش کے سیوم میں گیا تو دیکھا کہ شیخ علی خلوتی رحمتہ اللہ علیہ بھی آئے ہوئے ہیں۔

(جوامع الکلم، ص: ۳۴۴)

نیز صاحب تبصرۃ الخوارق نے ملفوظات شاہ من اللہ حسینی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ''ایک روز بندگی مخدوم شیر خان کی ماں کی فاتحہ سیوم میں اس کے گھر گئے۔ زیارت کے بعد شیر خان رونے پیٹنے لگا اور بندگی مخدوم کے قدموں پر گر پڑا مخدوم نے اس کا غم دیکھ کر فرمایا۔ ''کیوں روتا ہے'' ۔۔۔ غم نہ کرو ابھی ابھی تیری ماں کو حضرت بی بی فاطمہ صلوٰۃ علیھا کے پہلو میں بٹھا دیا گیا ہے''۔ (تبصرۃ الخوارق، ص: ۵۶)

تبصرہ میں ہے کہ سید حنیف قدس سرہ العزیز کا ایک مرید تھا لیکن اسے

اپنے پیر سے کہیں زیادہ حضرت بندگی مخدوم پر اعتقاد تھا کبھی کبھی حضرت بندگی مخدوم کے پاس بھی آیا جایا کرتا تھا۔ جب اس کا انتقال ہوگیا تو آپ نے اس کی زیارت سیوم میں حضرت شاہ یداللہ کو بھیجا۔ (تبصرۃ الخوارق،۴۰)

فاتحہ چہلم کا ثبوت

کتاب العقائد مصدقہ حضرت بندہ نواز قدس سرہ میں ہے

''نیز یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ روح چالیس دن تک اپنی قبر اور غسل دیئے جانے کی جگہ رہتی ہے اس کے لئے تمام مقامات یکساں رہتے ہیں کیونکہ جسم کی کثافت نہیں ہوتی جو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے رکاوٹ بن سکے''۔ (کتاب العقائد،ص:۱۶۱)

نذر و نیاز اور منت مانگنا

کتاب العقائد مصنفہ حضرت مخدوم سید محمد اکبر حسینی فرزند خواجہ بندہ نواز جو حضرت کی مصدقہ ہے اس میں ہے کہ

''بزرگان دین کی بارگاہ میں ان کے سامنے اپنی حاجت پیش کرنا اور ناڑا باندھنا نفع بخش ہوتا ہے ارواح اپنے اختیار کی حد تک ان کی حاجت برآوری کے لئے سفارش کرتی ہیں جب ان کی سعی و سفارش سے حاجت برآری ہوجاتی ہے تو جو نذر کہ ان کی روح کے لئے مانی گئی تھی اس کو وہ طلب کرتی ہیں۔ اگر نذر پوری کردی جاتی ہے تو دعائے خیر کرتیں اور خوش ہوتی ہیں اور اس بات کا بھی امکان ہے کہ خواب میں یا کسی واقعہ کے ذریعہ خود اس شخص کو یا اس کے کسی دوست کو توجہ دلاتے ہیں کہ فلاں شخص سے کہو ہماری نذر پوری کردے۔ اگر حسب عمل نہیں کیا جاتا ہے تو

بعید نہیں کہ نقصان پہنچ جائے۔ یہ تمام امور مومنوں کے معائنہ کردہ اور عاقلوں کے مشاہدہ کردہ ہیں یوں ہی اس کا انکار نہیں کرنا چاہئے۔
(کتاب العقائد،ص:۱۶۲)

ملفوظات حضرت بندہ نواز میں ہے کہ

''حضرت خواجہ ابواسحاق گازرونی کو جو شہرت دنیا میں حاصل ہوئی اس کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ آج تک ان کا جھنڈا اور برات شہروں میں گشت کرتا ہے اور مشہور ہے کہ جو شخص اس جھنڈے اور برات کو دیکھ کر منت مانتا ہے اس کو وہ ضرور اللہ تعالی عطا کرتا ہے''۔ (جوامع الکلم،ص:۲۹۲)

اولیائے کرام کے جوار میں بیٹھنا حاجت برآری کا سبب

حضرت بندہ نواز اپنے ملفوظات جوامع الکلم میں فرماتے ہیں

''شیخ الاسلام برہان چشتیاں شیخ قطب الدین اوشی کی درگاہ جیسی باعظمت اور پُر جلال زیارت گاہیں کم دیکھنے میں آتی ہیں۔۔۔ (کچھ آگے فرماتے ہیں) اگر کوئی شخص اس جگہ کسی مقصد سے بیٹھے تو غیب سے اس کو وہ مقصد حاصل ہوجائے گا۔ اور مال و دولت چاہئے گا تو اتنا مل جائے گا کہ اس کی زندگی آرام سے گذر جائے''۔ (جوامع الکلم،ص:۲۶۰)

بحرمت فلاں یا بحق فلاں کہہ کر دعا مانگنا

حضرت سیدنا بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہ نے اپنے مرشد برحق خواجہ نصیر الملۃ والدین قدس سرہ کے حوالے سے عرب کے صحراء نشین ایک بدوی کا واقعہ بیان فرمایا کہ

''بدوی نے کہا کہ خواجہ محمد منکدر وہ بزرگ ہیں کہ صحراء میں جب ہم لوگوں کو پانی نہیں ملتا اور پیاس سے جان نکلنے لگتی ہے تو ہم لوگ اللہ سے "بہ حرمت خواجہ محمد منکدر" کہہ کر دعا مانگتے ہیں۔ اور یکایک صحرا میں ظاہر ہو جاتا ہے اگر ہم لوگ کبھی راستہ بھول جاتے ہیں تو "بہ حرمت محمد منکدر" کہہ کر دعا مانگنے سے فوراً کوئی راہ نما ظاہر ہوتا ہے اور ہم لوگوں کو راستہ بتا دیتا ہے۔ (جوامع کلم،ص:۳۰۰)

انبیاء اور اولیاء کے دشمنوں سے دور رہو

حضرت مخدوم نے فرمایا (ولایت، نبوت، سلطنت) یہ تینوں ایک ہی قسم میں آتے ہیں جس نے ولی کی اس ولایت میں نبی کی اس کی نبوت میں اور سلطان کی اس کی سلطنت میں مدد نہ کیا اس کا مطیع و فرماں بردار نہ ہوا وہ ہرگز دوستوں کے زمرے میں نہیں آتا۔ ایسے لوگوں سے نہ دور رہنا چاہئے بلکہ اس کو دشمن سمجھ کر ختم کر دینا چاہئے خواہ وہ اس کے فرزندوں، قرابت مندوں اور بھائیوں ہی میں سے کیوں نہ ہو۔

نوٹ: اس سے معلوم ہوا کہ سنی صحیح العقیدہ بزرگان دین کے وفادار مسلمانوں کو آج کل کے نوزائیدہ گمراہ فرقے مثلاً وہابی، دیوبندی، تبلیغی جماعت اسلامی، غیر مقلد اہل حدیث بدمذہبوں سے دور رہنا چاہئے یہی مسلک بندہ نواز ہے۔

ردّ شیعیّت

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کرنے میں مبالغہ درست نہیں۔ حضرت خواجہ بندہ نواز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اپنے ملفوظات

جوامع الکلم میں ہے کہ

''ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت کی فضیلت کے سلسلے میں بات چھڑ گئی۔ حضرت نے فرمایا کہ بہت سے لوگ حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کی فضیلت کے بارے میں مبالغہ سے کام لیتے ہیں۔ کوئی انہیں نبی اور خدا تک کہہ دیتا ہے اور اس طرح غرابیہ، نصیریہ، صابیہ بہت سے گروہ پیدا ہو گئے ہیں۔ ہر ایک کے بارے میں تفصیل بیان کرنا تو بہت طویل ہے لیکن حق مذہب یہ ہے کہ امیر المؤمنین ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابۂ کرام میں افضل ہیں ان کے بعد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان کے بعد عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان کے بعد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور ان کے بعد تمام صحابہ اور اولیاء کرام اور اس کے علاوہ جو کچھ توہمات اور پراگندہ خیالی ہے وہ گمراہی ہے۔ (جوامع الکلم،ص:٦٧)

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی افضلیت پر بحث ومباحثہ درست نہیں

حضرت بندگی مخدوم نے فرمایا کہ

''مسائل کلامیہ میں صحابہ کرام کی فضیلت سے متعلق کبھی بحث شروع نہیں کرتا اس لئے کہ بدتہذیبی کا امکان ہے۔ پھر اس کمترین (مرتب جوامع الکلم حضرت سید محمد اکبر حسینی فرزند قدس سرہ) اور اپنے گھر والوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اگر کسی وقت میں نے بہت اصرار اور لوگوں کے شدید قسم دلانے پر اس طرح کی بات بھی کی ہے تو وہی کی ہے جو میرے عقیدے پر مبنی ہے یعنی صحابہ میں افضل حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) (جوامع الکلم ص:۸۰-۷۹)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت باطنی (ولایت) فضیلت جزئی ہے

حضرت خواجۂ بندہ نواز قدس سرہ، پر آج کل معاذ اللہ شیعیت کی تہمت رکھی جا رہی ہے۔ کچھ خباثت پسند عناصر نے آپ پر رافضی ہونے کا الزام رکھا ہے وہ حضرت والا مرتبت کے اس ارشاد کو بغور سنیں۔

حضرت خواجہ کی مصدقہ تصنیف لطیف ''کتاب العقائد'' میں ہے۔

''خلافت باطنی (یعنی سلاسل ولایت) کی جو فضیلت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہے وہ فضیلت جزئی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ فضیلت جزئی مستلزم فضیلت کلی نہیں ہے۔ اہل سنت کے نزدیک خلفاء راشدین کی فضیلت ان کی خلافت کی ترتیب پر ہے سب سے افضل امیر المومنین حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں۔ ان حضرات کے بعد عشرہ مبشرہ ان کے بعد اصحاب بدر اور ان کے بعد اصحاب احد، ان کے بعد تمام صحابہ کو فضیلت حاصل ہے''۔

(کتاب العقائد، ص:۱۰۷)

معصوم اور محفوظ کی بحث

اہل تشیع اپنے اماموں کو معصوم قرار دیتے ہیں۔ جبکہ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام اور فرشتوں کے سوا کوئی معصوم نہیں ہاں اولیاء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین محفوظ ہوتے ہیں خداوند قدوس انہیں اپنی حفاظت عطا فرماتا ہے چنانچہ کتاب العقائد میں ہے۔

''اولیاء اللہ گناہ سے ''محفوظ'' ہوتے ہیں۔ معصوم اور محفوظ میں فرق ہے کہ معصوم ''واجب العصمۃ'' کو کہتے ہیں یعنی اس گناہ سے معصوم ہونا واجب ہوتا ہے اور محفوظ ''جائز العصمۃ'' کو کہتے ہیں یعنی جائز ہے کہ ولی گناہ کا قصد کرے پھر توبہ کر لے اس سے باز آجائے اور منصب ولایت اس سے ساقط نہ ہو لیکن اکثر احوال میں یہ لوگ قصد گناہ سے بھی محفوظ اور مصون ہوتے ہیں''۔ (کتاب العقائد، ص:۹۸)

جاہل پیروں اور بے شرع فقیروں کا رد

حضرت گیسودراز قدس سرہ فرماتے ہیں۔

''محمد ابوالفتح گیسودراز اتباع نبوی کی دولت سے سرفراز ہوا ہے۔ اور علم یقین، فہم متین اور حق الحقیقت کے ساتھ اس طرح بیان کرتا ہے۔ ان عارفوں کے لئے دوزخ ہے جو راہ طریقت پر نہیں چلتے اور کردار سے بے راہ ہو جاتے ہیں یقین مانو کہ وہ دوزخ میں جاتے ہیں۔

(تبصرۃ الخوارق، ص:۵۰)

اور آگے فرماتے ہیں۔ ''سنو میں تحقیق سے سچی بات کہتا ہوں۔ اس راستے میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کرو اگر آرام، امن اور قرار چاہتے ہو تو

آپ ہی کے راستے پر ثابت قدمی سے چلو پیغمبروں کی پیروی کے بغیر یہ ناممکن ہے کہ ٹھکانا جنت بنے''۔

صاحب تبصرہ الخوارق نے تحریر فرمایا ہے کہ۔

''حضرت بندگی مخدوم قدس سرہ کی سلطان احمد کو نصیحت تھی کہ میں نے جو کچھ تیرے حق میں کیا اس سے تو خوب واقف ہے۔ میرے لوگوں میں ہر اس شخص کے ساتھ جو موافق شرع ہو رعایت کرنا خدا کی پناہ اگر میرے فرزندوں میں سے کوئی شرع کے خلاف کام کرے تو تو بھی اس کی مخالفت اختیار کرنا۔ (تبصرۃ الخوارق ص ۵۹)

بے شرع مشائخ

کتاب العقائد مصدقہ حضور سیدی بندہ نواز میں ہے

''سوال: آپ ان لوگوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو خدا اور رسول پر ایمان تو رکھتے ہیں لیکن شریعت کے پابند نہیں اور انہوں نے آزادی کا نام عرفان رکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ شریعت عوام کے لئے ہے اور ہم لوگ خواص میں سے ہیں، ان کے نزدیک عبادت کا مقصد حصول یقین ہے اور یہ ان کو حاصل ہوگیا ہے اور بفحوائے آیت شریفہ۔ واعبد ربك حتى ياتيك اليقين (اپنے رب کی عبادت کرتے رہئے یہاں تک کہ آپ کو یقین آجائے) ان سے تکلیف عبادت جاتی رہتی ہے۔

جواب: نعوذ بالله منهم ومن مقالهم ومن سوء ظنهم ومن شرا عمالهم وسوء امالهم (ہم ان لوگوں سے، ان کی باتوں سے، ان کے سوءظن سے، ان کی بداعمالیوں سے، اور بری آرزوؤں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں) آپ نے جن لوگوں کا ذکر کیا ہے وہ ملحد ہیں یہ اللہ

اور اس کے رسول سے دور ہیں اور ان سے بیزار ہیں۔ اہل حق کا مسلک یہی ہے کہ جب تک جان و عقل باقی ہیں اس وقت تک تکلیفات شرعیہ، خواہ قلیل ہوں یا کثیر باقی رہتے ہیں۔ اس کا انکار کرنے والا کافر ہے اور وہ لوگ جس آیت سے دلیل لاتے ہیں اس کا صحیح مفہوم یہ ہے۔

واعبد ربك (بالكلفته والمشقته) حتى ياتيك اليقين یقین حاصل ہوجاتا ہے، تو ذوق مشاہدہ کے سبب عبادت مشقت نہیں معلوم ہوتی یہ نہیں کہ تکلیف ہی برخاست کردی جاتی ہے ان کو شب بیداری اور روزہ کی مشقت میں ایسی لذت ملتی ہے کہ کھانے والے کو کھانے میں اور سونے والے کو سونے میں نہیں ملتی۔

(کتاب العقائد ص:۹۹، سوال نمبر ۶۰)

عارف صدیق اور عارف زندیق میں تمیز

حضرت سیدی خواجہ بندہ نواز بلند پرواز گیسو دراز قدس سرہٗ العزیز کی مصدقہ کتاب، کتاب العقائد میں ہے کہ

''آج اگر کوئی کہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے حکم دیا تھا کہ فلاں شخص کو مار ڈالو اس لئے میں نے اس کو مار ڈالا تو ایسے شخص کو از روئے شرع شریف قصاص میں قتل کرنا واجب ہوگا''۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے روبرو قصاص کا حکم نافذ کیا۔ اس شخص کا کہنا اگر سچ بھی ہو تو قابل قبول نہ ہوگا کیونکہ عالم خلق برائے اتباع شریعت ہے۔ حقیقت پر عمل بلحاظ شریعت قطعاً درست نہیں یہی وہ مقام ہے جہاں عارف صدیق اور عارف زندیق میں تمیز کی جاتی ہے۔ عارف صدیق وہ ہے جو عالم بہ حقیقت اور عامل بہ شریعت اور عارف زندیق وہ ہے کہ عامل بہ حقیقت ہو یعنی کہ باطن بنیاد بنا کر ظاہری عمل کرے۔ (کتاب العقائد ص:۹۱ تا ۹۲)

ایک مقام پر فرمایا

''نیکی بجز اتباع ہمارے پیغمبر کے نہیں اور جو آپ کے خلاف ہے وہ بد ہے، بہشت نیکی کے سوائے نہیں ملتی کہ لطف لطف ہی کے ساتھ نسبت رکھتا ہے''۔ (جوامع الکلم ص:۲۲ خلاصہ)

بیعت لینے کا اہل کون؟

حضرت سیدی بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہ نے فرمایا

''پہلا فائدہ ارادات کا دوزخ کے عذاب سے خلاصی ہے یعنی بیعت کے لئے ہاتھ بڑھانے کے معنی یہ ہیں کہ آج میں نے تجھ کو اپنے دامن میں باندھ لیا کل تو میرے حوالے ہے اور تیری جواب دہی میرے ذمہ ہے اور میں تیرا ضامن ہوں ایسے عظیم کام میں آج کل لوگ ایسے دلیر ہوگئے ہیں کہ کہا نہیں جاسکتا اتنے بڑے کام کو سہل سمجھ لئے ہیں کل خود معلوم ہوجائے گا''۔ (جوامع الکلم ص:۱۹ ''خلاصہ'')

لائق سجادگی کون؟

حضرت سید بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہ نے فرمایا۔

''اہل تحقیق کے آگے وہ مرد لائق شیخوخت نہیں جس کا ظاہر و باطن آراستہ نہ ہو جو ایسا نہ ہو اس کو مکرمت شیخوخت میں جلوس کرنا حرام محض ہے''۔ (جوامع الکلم۔ص ۸)

باپ کے شیخ ہونے سے بیٹا شیخ نہیں ہوسکتا

حضرت بندگی مخدوم بندہ نواز بلند پرواز قدس سرہ نے فرمایا کہ

''مشائخ کے فرزند سے بھی عجیب حرکت ہوتی ہے۔ صرف باپ کے انتقال کرجانے سے وہ شیخ بن جاتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ مرحوم باپ نے کتنی بھوک و پیاس برداشت کی ہوگی اور صحراء میں تنہا رہ کر عبادت و ریاضت اور مجاہدہ کیا ہوگا تب اس مرتبہ کو پہنچے ہوں گے۔ اس دولت سرمدی سے ہمکنار ہوتے ہوں گے۔ اور ان کو خلافت اور اجازت ملی ہوگی کہ اگر وہ شیخ بھی بغیر اس ریاضت اور مجاہدہ شیخ ہوتے ان کو بھی شیخ نہیں کہا جاسکتا۔ صرف چند رکعت نفل، تہجد، اشراق اور چاشت کی نماز پڑھ لینے سے کوئی شیخ نہیں ہوجاتا بلکہ اور تاریکی میں چلا جاتا ہے۔ صرف باپ کی وجہ سے شیخ ہوجانا تو عجیب، شیخی نظر آتی ہے''۔ (جوامع الکلم ص:۸۹)

جاہل عابد پاگل یا کافر ہوکر مرے گا

جوامع الکلم میں ہے کہ حضور بندہ نواز رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا

''من تذهد بغير علم جن فى آخر عمره اومات كافرا یعنی جو آدمی بغیر علم کے عبادت و ریاضت اور مجاہدہ کرے گا وہ آخری عمر میں پاگل یا کافر ہوکر مرے گا''۔ (جوامع الکلم ص:۲۵۵)

شریعت سے منہ موڑنے والے صوفیوں کو انتباہ

حضرت سیدی بندہ نواز قدس سرہ فرماتے ہیں

''اس نوے سال کے بڈھے سے (اشارہ اپنی طرف ہے) پوچھو کہ کیا حال ہے۔ ہر شب و ہر روز کوئی نہ کوئی زحمت و تکلیف ساتھ لگی رہتی ہے اور تمام رات قیام میں اور دن صیام (روزہ) میں گذر جاتا ہے۔ میں نے جو اس کا نشان بتایا تھا تم کیسے اس نشان کے پتہ سے اس راز کا پتہ لگا سکتے

ہوگیا "لی مع اللہ وقت" میں کوئی خطرہ گذر کرسکتا ہے۔ لا واللہ ہرگز نہیں۔ نیکی کے دروازے وَا ہیں فیض جاری ہے جوکوئی کام کرے گا نیک مراد اور نیکوکار ہوگا۔ طالبان حق کا کام راہ سلوک اختیار کرنا ہے۔ جب تک اس راستہ پر نہ چلیں گے وصول میسّر نہ ہوگا۔ اللہ عزوجل شانہ فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ پس جس کسی کو محبوب بننے کا شوق ہے چاہئے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم بقدم چلے۔ گویا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ ارشاد فرمارہے ہیں کہ جس راہ سے میں نے سلوک طے کیا اور منزل پر پہنچا ہوں جوکوئی اس راہ پر چلے گا میرے مقر اور مستقر پر میرا ہمزانو اور ہمقدم ہوگا۔ (فوائد حضرت بندہ نواز، ص: ۷۰)

صوفی پر شریعت کی رعایت واجب ہے

حضرت سیدی بندہ نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ

"ایک دن شیخ الاسلام حضرت فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت کچھ ناساز تھی رمضان کا مہینہ تھا وہ روزے سے نہیں تھے۔ خربوزہ کھا رہے تھے کہ ایک قاش انہوں نے اس میں سے اٹھا کر حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کو دی۔ حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا دل چاہا کہ کھالوں پھر دو ماہ متواتر روزہ رکھ کر کفارہ ادا کردوں گا کیونکہ یہ سعادت پھر کہاں ہوگی۔ حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر نے اندازہ لگالیا کہ یہ ابھی کھانا چاہتے ہیں فوراً روکا۔ نظام الدین! ہم لوگوں پر شرع کی رعایت واجب ہے ابھی رکھ دو افطار کے وقت کھالینا"۔

(جوامع الکلم، ص: ۲۷۴)

اولیاء کرام کے حقیقی جانشین کون؟

حضرت سیدی بندہ نواز نے دہلی میں خلافت نامہ لکھوایا اس میں خلفاء اور جانشین کے لئے جو وصیتیں درج فرمائیں قابل غور ہیں۔ فرماتے ہیں۔

"اس کی تھوڑی یا بہت چھوٹی یا بڑی سب باتیں شریعت کے مطابق ہوتی ہیں اس کا سارا دارومدار شریعت پر ہوتا ہے اور سختی کے ساتھ پابند شریعت ہوتا ہے۔ نہ کوئی سنت اس سے چھوٹتی ہے نہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی خصلت اس سے ترک ہوتی ہے۔ سوائے جس کی اجازت ضرورتاً فقہاء نے دی ہوئی ہے۔ جس کو جائز رکھتے ہیں اور یہ عادت سلف صالح کی ہے اور سنت نبی فاتح کی ہے، پس بندہ گیسو دراز محمد بن یوسف حسنی الحسینی بہ تحقیق حقیقی و بعلم یقینی کہتا ہے کہ اے اللہ! جو میرا شاگرد یا مرشد میری اس صفت سے متصف ہو اور میری خصلت پر زندگی گذارے اور میرے خصائل باطنی پر پیرا ہو اور میرے اعمال و کردار کا پابند ہو وہی میری اولاد ہے۔ جو میرے باطن سے پیدا ہوئی ہے اور وہی میرا بچہ ہے جو میری پستان سے پرورش پا کر دنیا میں ظاہر ہوا ہے وہی میرا مصاحب یار اور میرا خلیفہ ہے اور جو اس کے خلاف ہے اور ایسا نہیں ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ اور میں میرے مرشد سب بری الذمہ ہیں اور اللہ تعالیٰ میرے ہم مشربوں کے حق میں میرا خلیفہ ہے"۔ (سیر محمدی، ص: ۱۲۴)

انگوٹھی کا شرعی حکم اور جھوٹے فقیروں کا طرز عمل

حضرت سیدی مخدوم بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

"خرقہ و سجادہ اور انگوٹھی جو میرے ہاتھ میں ہے یہ سب مبذولہ اور

مملوکہ محمد اصغر (رحمتہ اللہ علیہ) ہیں ان کو میں نے دی ہے اور از روئے شریعت وحقیقت وطریقت یہ کل ان کی ملک ہے۔ (سیر محمدی، ص:١٢٥)

انتباہ: آج کل کے جاہل پیروں اور بے شرع فقیروں نے ہاتھ کی دسوں انگلیوں میں انگوٹھی پہننا تصوف کا ایک اہم جز سمجھ رکھا ہے اور خود کو صاحب تصوف ظاہر کرنے کے لئے اسے ایک اہم آلہ سمجھا جا رہا ہے جبکہ شرعاً چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ کی وزن میں ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو تو مرد کے لئے جائز ہے اس کے خلاف ناجائز۔ تفصیل کیلئے دیکھئے۔ (فتاوی رضویہ، ج:٩، ص:٣٢)

پیر کے نام کا ورد

ملفوظات خواجہ بندہ نواز میں ہے کہ

''حضرت مخدوم نے فرمایا کہ جو مرید اپنے پیر کا نام رات کو ورد کرتا ہے اللہ تعالی اس کو پیر کی برکتوں میں سے حصہ دیتا ہے اس کا میں نے تجربہ کیا ہے اور بزرگوں سے سنا بھی ہے''۔ (جوامع الکلم، ص:٣٣٥)

اس سے معلوم ہوا کہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیاء اللہ وغیرہ کا وظیفہ باعث خیر و برکت ہے۔ جب کہ اس کے برخلاف وہابیوں، دیوبندیوں، ندویوں غیر مقلدوں نام نہاد اہل حدیثوں کی معتبر اور مستند کتاب تقویۃ الایمان میں ہے کہ

''کوئی کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے اور نزدیک سے پکارا کرے اور بلا کے مقابلے میں اس کی دہائی دے اور دشمن پر اس کا نام لے کر حملہ کرے اور اس کے نام کا ختم پڑھے یا شغل کرے (وغیرہ وغیرہ)۔ کو ان سب باتوں سے آدمی مشرک ہو جاتا ہے اور اس قسم کی باتیں شرک ہیں۔

(تقویۃ الایمان، ص ٢٢-٢٣)

تاکید صلوٰۃ باجماعت

حضرت سرکار بندہ نواز ساری زندگی شریعت کے زبردست پابند رہے۔ سیر محمدی باب سوم میں حضرت مخدوم کی روش کے بیان میں ہے کہ

حضرت مخدوم رضی اللہ تعالی عنہ پانچ وقت کی نماز برابر جماعت سے ادا فرمانے کے پابند تھے۔ کسی وقت تنہا ایک آدمی کے ساتھ آپ نے نماز نہیں ادا فرمائی۔ (ص:٨٣، سیر محمدی)

حضرت بندہ نواز کے ملفوظات نیز سیر محمدی وغیرہ کتب کے مطالعہ سے یہ واضح ہے کہ نماز کی پابندی نہ کہ خود کرتے بلکہ اپنے تمام مریدین، متوسلین کو بھی حکم فرماتے جیسا کہ ایک مقام پر ہے کہ۔

''مرید کو اس کے بعد فرماتے کسی وقت کی نماز قضاء نہ کرنا، جماعت کے ساتھ پڑھنا، بعد نماز مغرب چھ رکعتیں اوابین کی تین سلام کے ساتھ پڑھنا۔ اس کے بعد دو رکعت اور حفظ ایمان کے لئے پڑھنا۔ اور عشاء کے بعد وتر سے پہلے دو رکعتیں جس میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس مرتبہ ہو، پڑھنا۔ الخ (سیر محمد، ص:٩٥)

عورتوں کی بیعت کا طریقہ

سیر محمدی میں ہے

''اگر کسی عورت کو مرید فرماتے تو ایک بڑے پیالے میں پانی لایا جات آپ شہادت کی انگلی کے صرف اس قدر حصہ میں کپڑا لپیٹ کر جتنا پانی میں ڈوبتا پانی میں رکھتے اور دوسری طرف پیالے میں عورت اپنی انگشت

شہادت کا سرا اسی طرح سے ڈبوتی تھی اس کے بعد بیعت فرماتے پھر وہ پانی اس عورت کو عنایت فرما دیتے اور وہ پی جاتی اس کے بعد رومال یا دامنی اس کے سر پر رکھ دیتے۔ اگر عورت پردہ والی ہوتی اس کے اور اپنے درمیان میں چادر کھڑی کرا دیتے پانی کا پیالہ اسی طرح درمیان میں رکھتے یا کسی اس کے محرم شرعی کو اس کا وکیل بناتے اور وہ اسی طرح بیعت کرا دیتا"۔ (سیر محمدی، ص:۹۲)

کتاب العقائد مصدقہ حضرت سیدی بندہ نواز قدس سرہ میں ہے کہ

"سوال (۶۳): عورتوں سے پانی کے برتن میں بیعت لینے کا کیا سبب ہے؟ اس کے جواب میں فرمایا اول تو مشائخ عورتوں کو بہت کم مرید کرتے ہیں وجہ یہ ہے کہ بلحاظ عقل و دین ناقص ہوتی ہیں۔ بہت کم عورتیں ایسی ہیں جو کمال کو پہنچتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا اربعة۔ جو (نااہل) لوگ آج بیعت لینے کے لئے ہاتھ بڑھا رہے ہیں، کل وہ خود گرفتار ہو جائیں گے۔ افسوس ان مسکینوں پر جو دوسروں کے گناہوں کا بوجھ اٹھانا چاہتے ہیں اور مصیبت در مصیبت میں گرفتار ہونا چاہتے ہیں۔ ان سادہ لوحوں کی غفلت ہے۔" سبحان اللہ، سبحان اللہ۔ (کتاب العقائد، ص:۱۱۴)

الانتباہ: یہاں سے پیران خام کار ہوا و ہوس میں گرفتار، مکرو شیطان کے پیرو کار سبق لیں جو صوفیائے نامدار اور مشائخ حقیقی باوقار کے دامنوں کو داغدار کرتے پھرتے ہیں۔ بے پردہ عورتوں کو ہاتھوں ہاتھ لیکر بیعت کرتے ہیں مصافحہ ملاتے ہیں۔ عورتوں کے سر پر پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر آشیرواد دیتے ہیں۔ معاذ اللہ صدر بار معاذ اللہ۔ تنہائی میں غیر محرم عورتوں سے خلوت کرتے ہیں ان
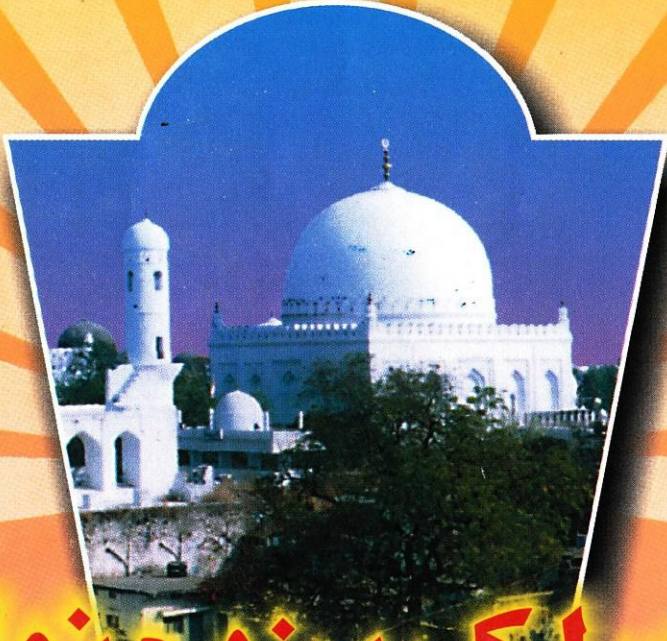
سے سروں پر تیل لگواتے ہیں اور پیروں کو دبواتے ہیں بعد اعتراض برملا جواب دیتے ہیں میاں آج کل عورتوں کو نسبت کا فیض زیادہ ملتا ہے۔ معاذ اللہ من مکر الشیطان الرجیم ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

فاضل مؤلف کی دیگر تصانیف

۱ مجذوب کامل (سوانح حیات) — مطبوعہ
۲ سیرت شمس العارفین — مطبوعہ
۳ تحفۂ حق (ابوالحسن علی میاں ندوی کا دندان شکن جواب)
۴ مخدومیہ کا ماضی وحال — مطبوعہ
۵ اجودھیا کا مجاہد
۶ رئیس التواریخ (بارہ بنکی کے علماء ومشائخ)
۷ علماء دیوبند کی دینی وملی خدمات حقیقت کے آئینہ میں — مطبوعہ
۸ سنی لگام (لگام سنیت برزبان دیوبندیت) — ″
۹ دیوبندی کے جنازہ کا پوسٹ مارٹم — ″
۱۰ قادیانی کے دعوئ نبوت میں علماء دیوبند کا بنیادی کردار — ″
۱۱ بشارۃ العذاب علی جواب الجواب
۱۲ انگریزوں کا نمک خوار کون؟
۱۳ تحفۂ ندویہ برعقائد وہابیہ (دیوبندیوں کا منظوم عقائد نامہ)
۱۴ علی میاں ندوی جواب دیں؟ — پوسٹر
۱۵ توشۂ حق

(توشہ مخدوم شیخ العالم ردولوی پر علی میاں ندوی کے اعتراضات کے جوابات)

۱۶	علمائے دیوبند پر اہل سنت کے عائد کردہ جرم آج تک لاجواب	تھری فولڈر
۱۷	کھلا خط (مولانا راقم وارثی سنّی یا رافضی؟)	تھری فولڈر
۱۸	قہر خداوندی بر گردن تبلیغی دیوبندی	پوسٹر
۱۹	آؤ حق کی طرف	پوسٹر
۲۰	کیا نام نہاد اہل حدیث بخاری شریف مانتے ہیں؟	تھری فولڈر
۲۱	تبلیغی اجتماع کی شرکت	پمفلٹ
۲۲	کیا آپ بنگلور کے اجتماع میں جارہے ہیں؟	پمفلٹ
۲۳	فتح مبین	پمفلٹ
۲۴	شجرۂ خبیثہ (ردغیر مقلدین)	مطبوعہ
۲۵	کیا آپ اہل حدیث ہیں؟	پمفلٹ
۲۶	جنّتی گروہ تلاش کرلیا۔۔۔!	پمفلٹ
۲۷	عید میلاد النّبی کا شرعی ثبوت (ترتیب جدید تحشیہ)	
۲۸	اسلام کا پہلا گمراہ خارجی فرقہ اور آج کے اہل حدیث	
۲۹	میزائل سنیت بر خرمن غیر مقلدیت	
۳۰	مسلک بندہ نواز	مطبوعہ
۳۱	تاریخ اہل حدیث حقیقت کے آئینے میں	

☆☆☆

QASID KITAB GHAR
Mohammad Hanif Razvi Nagarchi
Near Jamia Masjid, Arcot Dargah,
BIJAPUR-586104, (Karnataka)

چھ سو سالہ عرس حضرت خواجہ بندہ نواز علیہ الرحمہ کے موقع پر خصوصی پیشکش

مسلک بندہ نواز

مؤلف

مفتی محمد رئیس اختر القادری

ناشر: رضا اسلامک ریسرچ سینٹر ممبئی (انڈیا)

امام احمد رضا چیریٹیبل اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

- اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دس نکاتی اشاعت سنیت وفروغ اہلسنت کے پیغام کا علمبردار۔
- موجودہ پرآشوب دور میں علوم دنیوی کے دلدادہ لوگوں میں دینی ومذہبی رجحان پیدا کرنا۔
- کالجوں اور یونیورسٹیوں میں امام احمد رضا کے افکار ونظریات پہچانا۔
- اسکے لئے اعلیٰ سطح پر سمینار سمپوزیم ودیگر ذرائع ابلاغ کا استعمال کرنا۔
- اعلیٰ دینی علوم کے حامل افراد کیلئے ٹیکنیکل کمپوٹرس ودیگر ومسائل کی فراہمی جو روزگار کے مسائل حل کرنے میں معاون ہوں۔

ٹرسٹ کا تعاون

اہلسنت کے فروغ واشاعت سنیت میں معاون ہوگا۔ لہذا اہل خیر حضرات ٹرسٹ کے عزائم کو مدنظر رکھتے ہوئے دست تعاون دراز فرمائیں۔ عنداللہ ماجور ہوں۔

مفتی محمد رئیس اختر القادری

چیرمین امام احمد رضا چیریٹبل اینڈ ایجوکشینل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مرکزی دفتر راجیو گاندھی نگر دھاراوی ڈپو روڈ دھاراوی ممبئی ۱۷

برانچ آفس بندہ نواز کالونی گلبرگہ شریف کرناٹک۔

RAZA OFFSET BOMBAY-3 TEL.: 2345 6313